

## امام کا خلافت قبول کرنا

<?xml encoding="UTF-8">

امام کا خلافت قبول کرنا

امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس خلافت قبول کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا چونکہ آپ کو یہ خوف تھا کہ

کہیں بنی امیہ کا کوئی فاسق حاکم نہ بن جائے لہذا آپ نے فرمایا:

"وَاللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ عَلَيْهِ (ای علی الخلافة) اَلَاخَوْفَ اَمِنْ اَنْ يَنْزُوَ عَلَى الْاُمَّةِ تَبِيسُ مِنْ بَنِ اُمَيَّةٍ، فَيَلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ"

(عقد الفرید، جلد ۲، صفحہ ۹۲)۔

"خدا کی قسم میں نے خلافت اس خوف سے قبول کی ہے کہ کہیں بنی امیہ کا کوئی بکرا امت کی خلافت کو اچک لے اور پھر کتاب خدا کے ساتھ کھلواڑ کرے۔"

مجمع جامع اعظم کی طرف دوڑ کر آیا اور امام کا تکبیر اور تہلیل کے سایہ میں استقبال کیا، طلحہ نے اسی اپنے شل ہوئے ہاتھ سے بیعت کی جس کے ذریعہ اس نے عہد الہی کا نقض کیا تھا، امام نے اس کو بدشگونی تصور کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"مَا اَخْلَقَهُ اَنْ يَنْكُثَ!"

"بیعت توڑنا تو تمہاری پرا نی عادت ہے۔"

تمام لوگوں نے آپ کی بیعت کی کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی بیعت تھی، عام بیعت تمام ہوگئی جس کے مانند کوئی ایک خلیفہ بھی بیعت لینے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا، جس سے مسلمانوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ، نہ رہا، امام امیر المومنین فرماتے ہیں:

"وَبَلَغَ مِنْ سُرُورِ النَّاسِ بِبَيْعَتِهِمْ اَيَّ اَنْ اِبْتَهَجَ بِهَا الصَّغِيرُ، وَهَدَجَ اِلَيْهَا الْكَبِيرُ، وَتَحَامَلَ نَحْوَهَا الْعَلِيلُ، وَخَسِرَتْ اِلَيْهَا الْكَعَابُ"۔

"تمہاری خوشی کا یہ عالم تھا کہ بچوں نے خوشیاں منا ئیں، بوڑھے لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے آگے بڑھے بیمار

اٹھتے بیٹھتے ہوئے پہنچ گئے اور میری بیعت کیلئے نوجوان لڑکیاں بھی پردہ سے باہر نکل آئیں"

دنیا اسلام میں ہمیشہ کے لئے عدالت اور حق کا پرچم لہرایا گیا اور اسلام کو اس کا اصلی اور حقیقی ملجأ و ماوی مل گیا۔